رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | اتوار ۱۱ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ ۲۸ نبوت ۱۳۶۱ ہش ۲۸ نومبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۶۶

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۲۷ نبوت / نومبر - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت آج پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام سے درخواست ہے کہ پوری توجہ اور کامل التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل اور اپنی رحمت سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو کامل شفایابی عطا کرے اور آپ کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ کی مجلس ارشاد

ایسے نوجوان پیدا ہونے چاہئیں جو خدا تعالیٰ کی ذات کا زندہ نشان ہوں

تابعینِ رسالت سے بڑھ کر خدا کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں باقی سب فلسفیانہ قصے ہیں

اگر ہم کہیں مسجد نہ بنا سکیں تو اللہ سے راضی رہنا ہے وہاں خدا نے خود مسجد بنا دی ہے

قرآن و حدیث کی جو تشریح امام الزمان نے بیان فرمائی ہے اس سے علیحدہ کسی تشریح کو اختیار نہیں کرنا

(فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بموخرہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء - بمقام مسجد مبارک، ربوہ)

مورخہ ۱۴ اخاء ۱۳۶۱ ہش (۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء) بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک میں احباب کے درمیان تشریف فرما رہے اور احباب کو اپنے ارشادات سے نوازا۔

سب سے پہلے حضور نے فرمایا:-

"امراء اضلاع جو تشریف لائے ہوئے ہیں انہوں نے ملاقات کیلئے وقت مانگا تھا۔ تو میری خواہش تھی کہ یہاں آپ کے پاس بیٹھوں۔ باہر سے جو مہمان آئے ہوئے ہیں وہ بھی سارے اس گفتگو میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں تقریبوں کو ملا دیا گیا ہے۔ آج چونکہ اور بھی پروگرام ہیں اس لئے ہم سات بجے تک انشاء اللہ یہاں بیٹھیں گے۔ اس کے بعد اذان کے وقت میں اندر چلا جاؤں گا۔ اور بھی بہت سے ملنے والے ہیں۔ پھر عشاء کے بعد انجینئرز کیساتھ میٹنگ کا پروگرام ہے" محترم مرزا عبدالحق صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس وقت دارالافتاء کی بھی میٹنگ ہے۔ جس میں مجھے حاضر ہونا ہے۔

اظہار تعزیت

:- اس کے بعد حضور نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے فرمایا:-

"شیخ صاحب۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ وفات کی اطلاع مجھے سفر میں LATE ملی۔ کیونکہ سفر کے دوران ہم اتنا مصروف رہے ہیں کہ خبریں بہت پیچھے رہ جاتی تھیں۔ ناصر احمد صاحب کراچی ملے تھے۔ میں نے ان سے آپ کے متعلق پوچھا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ آپ کی طبیعت اب اللہ کے فضل سے اب بہتر ہے"

پھر حضور نے محترم مرزا عبدالحق صاحب سے دریافت فرمایا کہ آج کتنے امراء اضلاع تشریف لائے ہیں؟

اس کے بعد حضور نے افتاء کے سلسلہ میں فرمایا

افتاء

"افتاء میں ایک چیز آپ کو پیشِ نظر رکھنی چاہئیے کہ قرآن کریم اور احادیث سے جو استنباط ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ واضح اور روشن اس وجود پر ہوا ہے جو اس وقت زمانے کا امام بنایا گیا ہے۔ اس لئے وہ فتویٰ اگر واضح ہو تو نعوذ باللہ اس کو حدیث یا قرآن کے مقابل پر رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گویا نعوذ باللہ قرآن اور حدیث تو یہ کہتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ کہتے ہیں۔ حضرت اقدس نے جو کچھ فرمایا اپنی طرف سے نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں، نورِ وحی سے روشنی پاکر قرآن و حدیث کی تشریح فرمائی ہے۔ اس لئے یہ تو فرض ہے افتاء کا کلاس کے رُولس (RULES) نکالے اور معلوم کرے کہ یہ استنباط کہاں کہاں سے ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے؟ لیکن یہ فرض نہیں ہے کہ ایک الگ INDEPENDENT تحقیق شروع کر دے اور قرآن و حدیث کی اس تشریح سے علیحدہ کسی تشریح کو اختیار کرے جو امام الزمان نے بیان فرمائی ہو۔ پیچھے انگلستان میں میرے پاس ایک فیصلہ آیا تھا جس پر مجھے اس لحاظ سے افسوس ہوا کہ یہ غلط نہج پر بات ہو رہی ہے۔ ہمیں بہرحال اس اصول کے تابع رہنا ہوگا کہ جسے خدا تعالیٰ نے زمانہ کی راہنمائی کے لئے چنا ہے قرآن و حدیث پر اس سے زیادہ نظر کسی کی نہیں ہو سکتی۔

دنیا میں ہر چیز ممکن ہے مگر یہ ناممکن ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمائندگی کا منصب دیا ہو وہ غلط استنباط کر جائے۔ یہ بالکل عقل کے خلاف بات ہے۔ اور پھر ایسی واحد نمائندگی ہے کہ قیامت تک ویسی نمائندگی کا کسی کو حق نہ ملا ہو۔ اس لئے یہ جو بنیادی منصب ہے یہ قرآن اور حدیث پر مبنی منصب ہے۔ جس کی خبر قرآن نے دی ہو اور جس کی تائید حدیث نے کی ہو اس کے فیصلے کے بعد دل میں یہ وہم پیدا ہو جانا کہ شاید فقہاء نے کچھ کہا اور ہو بالکل لغو بات ہے۔

اس لئے اس منصب کو مدنظر رکھکر اس کی تائید میں حوالے نکالیں تاکہ جو ORTHODOX خیال کے لوگ ہیں انکو بھی بات سمجھائی جا سکے۔ یہ ہے صرف مقصد۔ یہ صرف ان کے سمجھانے کیلئے ہے ورنہ ایک احمدی کے لئے تو اور کسی چھان بین کی ضرورت ہی نہیں رہتی"

امام کا مقام

پھر فرمایا:-

"امام کا جو مقام ہے اس کو بعض پہلوؤں کے لحاظ سے شیعہ زیادہ بہتر سمجھے ہیں۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک کے متعلق امامت کا واضح اعلان موجود نہیں بھی نظر آتا، لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ منصب وراثت میں منتقل ہو رہا ہے۔ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ لیکن وہ جس کو امام سمجھتے ہیں اس کے لئے اس کے بعد یہ ضروری نہیں سمجھتے کہ اس کی بیان کردہ روایات کی تحقیق کریں یا تشریحات کو قبول کرنے میں ادنیٰ سا بھی تردد کریں۔ صاف اور سیدھی بات ہے۔ یا منصب امامت

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

دو یا نہ دو۔ تیسری کوئی چیز نہیں ہے۔ لیکن اگر منصب اطاعت پر فائز سمجھتے ہو تو پھر اطاعت لازمی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جس کو خدا نے منصب امامت دیا ہو اس کا مقام تو فقہ میں اس امام سے بہر حال بلند تر ہوگا جس کو لوگوں نے امام مان لیا ہو لیکن اس نے خود دعویٰ نہ کیا ہو کہ مجھے خدا نے امام مقرر کیا ہے۔ ان دو چیزوں میں بڑا فرق ہے۔ اس لئے جماعت کو اس پہلو سے اپنی روایات کی حفاظت کرنی چاہیئے کہ ہمارا تو غیر متزلزل ایمان ہے جو ٹھوس شواہد پر مبنی ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خود منصب امامت پر فائز فرمایا ہے۔"

پھر امراء اضلاع سے مخاطب ہو کر حضور نے فرمایا :-

" امراء اضلاع کو وقت دیا گیا ہے۔ وہ کوئی بات کرنا چاہیں یا کوئی حالات پیش کرنا چاہیں تو بے شک شوق سے پیش کریں۔ باقی دوست صرف سننے کیلئے بیٹھے ہیں آج ان کی وہی حیثیت ہے جو مشاورت میں زائرین کی ہوتی ہے "

اس کے بعد حضور مکرم مرزا عبدالحق صاحب سے خوشاب وغیرہ کے علاقے کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ پھر مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد سے حضور نے وہاں کی مسجد کے متعلق بعض باتیں دریافت فرمائیں

مربیان کے کوارٹرز

محترم مرزا عبدالحق صاحب نے مربیوں کے کوارٹرز کے معاملہ کا ذکر کیا تو فرمایا :-

" جو رپورٹ بھی آئی تھی، میرا خیال ہے وہ منظور ہو کر واپس چلی گئی ہے "

حضور نے صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کو فرمایا کہ اسلم منگلا صاحب کو نوٹ کروا دیں کہ مربیوں کے کوارٹرز کا جو معاملہ تھا وہ نکلوائیں اور محمد سلیم احمد (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) کو کہیں کہ صبح (مورخہ ۱۵ اکتوبر کو) مجھے پیش کرے۔ کیا قصہ ہے۔ کہاں تک یہ معاملہ پہنچا ہے؟ مشاورت پر اس کی ایک کمیٹی بنی تھی۔ اس کی رپورٹ تھی جس پر کچھ کارروائی ہو چکی ہے آگے کچھ نہیں ہوا۔ وہ معاملہ نکلوانا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ کس مرحلہ میں ہے۔؟

حضور نے اس سلسلہ میں مزید فرمایا کہ

" مجلس مشاورت میں یہ طے ہوا تھا کہ پریفرنس آرڈر (PREFRENCE ORDER) بن جائے یعنی ترجیحی فہرستیں تیار ہو جائیں۔ مجھے پتہ ہے۔ وہ مرحلہ طے ہو چکا تھا۔ اس پر میں نے کارروائی بھی کر لی تھی۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ کس سٹیج پر ہے اور کس نے آگے IMPLE-MENTATION- کرنی تھی۔ یہ سب انشاء اللہ صبح پتہ کر لیں گے "

پلاننگ کمیٹی

اس کے بعد حضور نے اسلام آباد کے امیر مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا :-

" آپ کے سپرد ایک اور کام بھی کیا تھا۔ اسکی کوئی رپورٹ کبھی نہیں آئی۔ آپ کے سپرد ایک کمیٹی تھی پلاننگ کی کہ منصوبہ بنائے گی، پھر اس کی IMPLEMENTATION ہوا کرے گی اور ہر مہینے مجھے پتہ لگے گا کہ کیا کارروائی ہوئی۔ اس کی ایک بھی رپورٹ نہیں آئی "

ان کے جواب پر حضور نے فرمایا :-

" وہ رپورٹ جو آپ نے بھیجی وہ تو اس قسم کی تھی کہ ہم انشاء اللہ کام کریں گے "

پھر حضور نے ان سے کمیٹی اور اس کے صدر کے متعلق دریافت فرمایا نیز یہ کہ کوئی معین کام شروع ہوا ہے؟

ایک نام کے متعلق وضاحت

محترم مرزا عبدالحق صاحب نے عرض کی کہ حضور نے رمضان المبارک میں سورۂ اخلاص کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے ایک بزرگ کا ذکر کیا تھا ان کا نام عبدالستار صاحب افغان تھا لیکن حضور نے کوئی اور نام بتایا تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔

" وہی تھے۔ نام کوئی اور لیا ہوگا لیکن میں نے اگر اور نام لیا تھا تو اس کے ساتھ شک کا بھی اظہار کیا تھا کہ "غالباً" یا اس قسم کی کوئی بات کہی ہوگی۔ وہ عبدالستار صاحب ہی تھے۔ اب آپ نے فرمایا تو مجھے یاد آگیا۔ اس وقت میرے ذہن میں ابہام تھا کہ یہ ہیں یا کوئی اور۔ یہ واقعہ انہی کا ہے مجھے اس وقت پختہ طور پر یاد آگیا ہے "

محترم مرزا عبدالحق صاحب نے اس بزرگ کا ایک واقعہ بھی سنایا۔ تو حضور نے فرمایا :-

'بزرگ صاحب' کا واقعہ

" باقی دوستوں کو بھی بتا دینا چاہیئے۔ یہ واقعہ بڑا دلچسپ ہے سورۂ اخلاص کی تفسیر میں جو میں نے رمضان شریف کے آخری دن کی تھی اس میں ایک ایسے بزرگ کا ذکر کیا تھا جن کو اللہ تعالیٰ کے کشفاً توحید کے متعلق معرفت کا ایک نکتہ سمجھایا تھا۔ میں غالباً جہاں تک مجھے یاد ہے مجھے نام کے متعلق ابہام تھا۔ ہو سکتا ہے کوئی دوسرا نام لے دیا ہو (حضور نے غلام نبی صاحب پٹھان کا ذکر کیا تھا۔ ناقل) اب مکرم مرزا صاحب نے وضاحت فرمائی ہے کہ وہ بزرگ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور صاحب کشف والہام تھے اور بکثرت ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامات اور کشوف ظاہر ہوتے تھے، ان کا نام عبدالستار صاحب افغان تھا اور الفضل میں اس کی تصحیح بھی آجانی چاہیئے۔ عبدالستار صاحب وہ بزرگ تھے جن کو بزرگ صاحب کہا جاتا تھا۔ بہت درویش مزاج اور سادہ منش بزرگ تھے لیکن اس کثرت سے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی اور کشوف ظاہر ہوتے تھے کہ ایسے وجود خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زندہ اعلان تھے جس کے غلاموں میں اس شان کے صاحب الہام موجود ہوں اللہ کی نظر میں اس کا اپنا کیا مقام ہوگا۔ یہی وہ دلیل ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے طور پر بالکل اسی طرح پیش کیا ہے کہ :-

بر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

وہ دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان کا تصور نہیں کر سکتی۔ جس کی بھاری اکثریت غلام کے مقام کا بھی تصور نہیں کر سکتی، بلکہ جس کی غلامی کے دعویدار بھی اکثر اس کے مقام کا تصور نہیں کر سکتے کہ وہ خدا کی نظر میں کیا تھا، ان کو ایسے بزرگ نظر آئے جیسے عبدالستار صاحب بزرگ تھے اور ان سے انہوں نے فیض پایا اور حیران رہ گئے کہ یہ کس شان کے بزرگ ہیں۔ ان کے متعلق حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے ایک اور واقعہ سنایا ہے کہ :-

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے خلافت کے منصب پر فائز ہونے سے قبل نوجوانی میں ہی اسلام کی فتح کے لیے ایک منصوبہ بنایا اور اس منصوبے پر عملدرآمد سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو دعا کی درخواست کی کہ آپ استخارہ کریں اور دعا کریں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ قابل قبول ہو تو مجھے اس کی توفیق ملے۔ حضرت مصلح موعود نے بتایا کہ جب میں نے بزرگ صاحب، یعنی عبدالستار صاحب کو دعا کے لیے خط لکھا تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ آپ نے جو منصوبہ بنایا ہے اس کی تفصیلات سے خدا نے مجھے آگاہ کر دیا ہے اور وہ یہ تفصیلات ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے جو منصوبہ بنایا تھا وہ سارا بعینہٖ بتا کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بہت بابرکت ہے جا لیں اور آپ یہ کام کریں۔

مقام احمدیت

تو اس شان کے بزرگ تھے جو آگے غلام احمد کے غلام تھے۔ یہ ہے مقام احمدیت یہ ہم اس لیے نہیں کہہ رہے کہ

پدرم سلطان بود

اس لیے کہہ رہے ہیں کہ اب ایسے نوجوان پیدا ہونے چاہئیں تاکہ اگلی نسلوں میں بھی اسی قسم کی صداقت کا اعلان ہو کہ ہم زندہ نشان موجود ہیں۔ آؤ اور استفادہ کرو۔

بدلے ہوئے انسان جو با خدا ہو جائیں اور خدا نما بن جائیں، ان سے بڑھ کر کسی مذہب کی صداقت کا کوئی نشان نہیں ہوا کرتا صداقت کی سب سے بڑی دلیل یہی ہے۔ چنانچہ اس مضمون پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معرفت کا یہ نکتہ بیان فرمایا کہ :-

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست برہان محمد

اگر تم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی صداقت کی اور حسن کی دلیل چاہتے ہو تو حسن تو اپنی دلیل آپ ہوا کرتا ہے۔ اس لیے آپؐ کے عاشق ہو جاؤ کیونکہ

محمد ہست برہان محمد

محمدؐ ہی محمدیت کی دلیل ہے۔ اور کسی بیرونی دلیل کی ضرورت نہیں۔ سورج چڑھ جائے تو اس وقت دلیلیں باقی نہیں رہا کرتیں۔ مراد یہ ہے کہ بعض صداقتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ سورج کی طرح روشن ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کے بعد منطقیوں کے سارے اپچ پیچ دھرے رہ جاتے ہیں۔ پھر کوئی دلیل باقی نہیں رہتی۔ جو آگیا وہ آگیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صداقت کا نور نظر آجاتا ہے۔ پس حضرت محمد مصطفےٰؐ ان نوروں میں سب سے افضل تھے (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) اور ایسا نور تھا کہ اس کے بعد عاشق ہونے کا سوال تھا۔ دلیلوں کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔

انہی معنوں میں حضور اکرمؐ کی سنت کی اتباع کرنے والے چھوٹے چھوٹے ستارے اور روشن نشان بنے جو خود دلیل بن گئے۔ ان دلائل میں سے وہ دلائل تھے جن کا ذکر کیا گیا ہے اور وہی اصل میں خدا تعالیٰ کے وجود کا صحیح ثبوت ہیں۔ رسالت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں اور اس کے بعد تابعین رسالت سے بڑھ کر خدا کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں۔ باقی سب فلسفیانہ قصے ہیں۔

الہام اور کشف کا شوق نہیں ہونا چاہیئے

اس لیے احمدیت نے بہر حال لمبا عرصہ زندہ رہنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جبتک ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے ہماری زندگی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کی ضمانت دی گئی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم روحانی لحاظ سے زندہ رہیں گے اور زندگی کے نشان یہ ہیں جو آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ اس لیے بکثرت ایسے احمدی پیدا ہونے چاہئیں جو صاحب خدا ہو جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ وحی اور کشف کے شوق میں کسی نے بزرگ نہیں بننا۔ نفس کے اتنے دھوکے پیدا ہو جاتے ہیں اور دنیا کو دھوکہ دینے کے ایسے موقع پیدا ہو جاتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان چاہے نہ چاہے، غیر ارادی طور پر ابتلاء کا موجب بن جاتا ہے اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی۔

اس لیے کشف والہام کی تمنا لے کر کوئی بزرگی اختیار نہیں کرنی۔ بزرگی کی صرف ایک راہ ہے اور وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھول دی ہے

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

ہمیں دار الوصال چاہیئے اور دار الوصال مل جائے تو بعض دفعہ ضروری نہیں ہوتا کہ انسان پر بکثرت الہامات ہی نازل ہوں یا کشوف ہی ہوں۔ وہ وجود اپنی ذات میں پھر بھی خدانما بن جاتا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے صحابہ بھی دیکھے ہیں جنہوں نے کسر نفسی کی بنا پر یا بعض اور وجوہات کی بنا پر جن کا ہمیں علم نہیں، کبھی اپنے الہامات بیان نہیں کئے، کبھی کشوف نہیں بیان کئے۔ مگر جب ان کو دعا کے لیے کہتے تھے تو وہ دعائیں قبول ہو جاتی تھیں، مطلب براری ہوتی تھی۔ ان کو لوگ دیکھتے تھے تو اعلان کرتے تھے کہ یہ سچے ہیں۔ ان کے چہرے پر سچائی کی نشانیاں لکھی گئی تھیں۔ یہ بھی خدانما وجود ہیں۔ یہ بھی صاحب وصل ہیں جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ رہتے ہیں۔

اس لیے ہرگز یہ تمنا نہیں کرنی کہ ہمیں کشف اور الہام ہوں کیونکہ بعض دفعہ یہ نفس کا دھوکہ ہو جاتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالےٰ اس طرح کے کشف اور الہام عطا کرے کہ لوگوں کے سامنے ہم تماشے دکھاتے پھریں اور معجزے دکھاتے پھریں اور دنیا حیران ہو جائے۔ ہرگز یہ نہیں کہنا۔ ہاں یہ التجا کرنی ہے کہ اے خدا! ہمیں اپنا بنا لے اور اپنا بنانے والوں کی علامتیں ظاہر فرما دے یا بنا دے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پھر ان کے اوپر کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ وہ عالم فنا میں رہتے ہوئے عالم بقا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایک موت وارد ہونے کے بعد انہیں ایک نئی زندگی مل جاتی ہے۔ پھر اسکے بعد ان کے لیے دوسری موت کوئی نہیں۔ تو یہ تمنا کریں۔ پھر خدا حسب حالات، جس کو چاہے، جس قسم کے نشان چاہے دکھائے گا۔ کسی کو کھلم کھلا لوگوں کے لیے ایک چیلنج بنا دے گا۔ کسی کو جہاد کا نشان عطا کریگا۔ ان کی زبان میں تبلیغی لحاظ سے برکت ہوگی۔ کسی کو صاحب کشف والہام بنائے گا۔ ہر مشینری اس کے علم میں ہے کہ اس کو کس طرح بہتر استعمال کرنا ہے۔ کسی کو خاموش نشان بنا دے گا اور ان کا وجود جہاں جہاں جائے گا صداقت کا نشان بن کے پھرے گا۔

پس یہ معاملہ اللہ پر چھوڑنا چاہیئے۔ وہ بندے کو جانتا ہے۔ اُس کے حالات سے واقف ہے۔ اس کی ذہنی اور قلبی استعدادوں سے واقف ہے۔ وہ جس طرح چاہے گا بندے کو استعمال کرے گا۔ ہم نے تو صرف بے جان مہرہ بننا ہے اور یہی پیشکش کرنی ہے کہ تیرے ہاتھ کے وہ مہرے بن جائیں جن سے تو دنیا کے ساتھ وہ تدبیر کرے جس تدبیر کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (آل عمران آیت: ۵۵)

تو ان چالوں میں (جس طرح شطرنج کی چالیں ہوتی ہیں اسی طرح اللہ کی بھی چالیں ہوتی ہیں) ہمیں استعمال فرمائے۔ اگر پیادہ بنا کے استعمال کرنا ہے تب ہم حاضر ہیں۔ اگر گھوڑ سوار بنانا ہے تب ہم حاضر ہیں۔ اگر وزیر بنانا ہے تب بھی حاضر ہیں۔ جو مقام اپنے علم کے مطابق، ہمارے لیے بہتر ہو وہ عطا فرما، لیکن ہمیں اپنے کام میں لگائے۔

یہ دعائیں کرنی چاہئیں تاکہ اس کے مطابق پھر خدا تعالیٰ بکثرت احمدیوں کو اپنے چلتے پھرتے زندہ نشانوں میں تبدیل فرمائے۔"

ایک ضروری اصلاح

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع وہاڑی نے وہاں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مشکلات کا ذکر کر کے حضور کی خدمت میں درخواست کی۔ اس پر حضور نے فرمایا:

"اس سلسلے میں دو باتیں آپ کے علم میں آنی چاہئیں۔

ایک تو خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ

'دعا فرمائیں'

دعا کے ساتھ فرمانے کا لفظ چلتا ہی نہیں۔ ان میں کوئی جوڑ ہی نہیں ہے۔ دعا تو گریہ وزاری کا نام ہے، عجز کا نام ہے، اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہونے کا نام ہے۔ خدا سے کون 'فرما' سکتا ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جہاں تک میرا علم ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے کلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق ایک جگہ بھی نہیں آیا کہ آپ نے "دعا فرمائی"۔ اس فانی فی اللہ کی دعائیں ہی ہوتیں"، "ان کی گریہ وزاری تھی" اس قسم کے الفاظ ملتے ہیں۔

لوگ جس کو مخاطب ہوتے ہیں اس کے ساتھ 'فرمانا' لگا دیتے ہیں۔ یہ احترام کا ایک اظہار ہے اس میں، نعوذ باللہ من ذالک، کوئی گستاخی نہیں ہوتی۔ مگر لاعلمی میں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ جس نے دعا کرنی ہے اس نے تو خدا سے کرنی ہے۔ وہاں فرمانے کا کیا سوال ہے۔ اس لیے اگر بہت ہی ادب کا شوق ہے تو یہ کہیں کہ:

ہم درخواست کرتے ہیں کہ 'دعا کریں'۔

لیکن 'فرمائے' کا لفظ دعا کے ساتھ نہ استعمال کیا کریں۔ مجھے اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور آپ کو بھی ہونی چاہیئے یہ سمجھنے کے بعد۔ اس لیے ہماری ڈکشنری سے اڑ ہی جانا چاہیئے۔ "دعا" اور "فرمانا"۔ دعا کی جائے گی۔ فرمائی نہیں جا سکتی۔

مسجد کیلئے جگہ کی تخصیص نہیں

دوسرا پہلو ہے بعض معاندین کی طرف سے مسجد کے متعلق روکیں ڈالنا۔ بعض لوگ اس پر بہت ہی زیادہ بےچین اور بیقرار ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب مسجد نہیں بنے گی تو ہم کیا کریں گے؟ ایسے لوگوں کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیشہ کے لیے اعلان فرما دیا ہے کہ میری امت کے لیے خدا تعالےٰ نے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے تاکہ کسی کو یہ دکھ نہ رہے کہ ہم مسجد سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس لیے اُمتِ محمدیہ کو دنیا کی کوئی طاقت مسجد سے محروم نہیں کر سکتی۔ اگر اسکو زمین میسر ہے، اور زمین ہر انسان کو میسر ہے چلنے، پھرنے، لیٹنے کے لیے، تو وہی اسکی مسجد بن جاتی ہے۔

اس میں جماعت احمدیہ کے لیے ایک خوشخبری کہ جب تم سے مسجدیں چھینی جائیں گی تو تم میری امت ہو گے جس کے لیے خدا نے زمین کو مسجد بنایا ہوگا۔ کیونکہ جن سے مسجدیں چھینی نہیں جا رہیں ان کو مسجدیں چھوڑ کر باہر نکلنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ خوشخبری ہے جماعت کے لیے کہ اس وقت تم دکھ محسوس نہ کرنا۔ میرا خدا تمہارے حال سے باخبر ہے۔ تم جو آنیوالے ہو، جن پر کسی کی نظر نہیں، میرے خدا کی نظر ہے اور اس نے بتایا ہے کہ جب مسجدوں سے محروم کئے جاؤ گے تو خدا کی نظر میں جس زمین پر بھی تم نماز پڑھو گے وہ مسجد بن جائے گی۔

اس لیے یہ خیال ہی آئندہ سے دل سے نکال دیں۔ ہماری طرف سے کوشش ہوگی بڑی دیانتداری کے ساتھ، پورے اخلاص کے ساتھ کہ ہم مسجدیں بنائیں کیونکہ یہ سنتِ انبیاء ہے۔ لیکن اگر نہ بنا سکیں تو اللہ سے راضی رہنا ہے اور جہاں ٹھکڑا مل جائے، جہاں نماز کی جگہ مل جائے اس خوشخبری کے پیش نظر، یہ سمجھتے ہوئے کہ ہماری مسجد ہے، خدا نے اسے مسجد کا نام دیا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس سے مسجد کا نام نہیں چھین سکتی، جہاں آپ نماز پڑھیں گے وہ مسجد ہو جائے گی۔ اس لیے ایسی جگہیں تلاش کریں جہاں لوگ مسجد نہیں بنانے دیتے، وہاں خدا نے آپ کی مسجد بنا دی ہے۔ وہاں نماز پڑھا کریں۔ عبادت نہیں چھوڑنی۔ اصل تو یہ کام ہے، عبادت کون کسی سے چھین سکتا ہے۔"

ایک دوست کچھ عرض کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضور نے فرمایا:۔

"آپ تو امراء میں شامل نہیں ہیں۔ آپ زائرین میں شامل ہیں۔ میں نے اسی لیے اعلان کر دیا تھا کہ یہ وقت امراء اضلاع کے لیے ہے"

ایک اور دوست کچھ کہنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ امیر ضلع ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا۔ آپ بیشک بتائیے۔ ان کے کچھ عرض کرنے پر حضور نے فرمایا۔

"یہ دوست کہتے ہیں کہ ان کے علاقہ میں ایک مولوی صاحب ہیں۔ انہوں نے پورا خطبہ اس بات پر وقف کیا کہ مسجد بشارت، سپین کا جو افتتاح ہو رہا ہے یہ دراصل اسرائیل کی کامیابی کا اعلان ہے کہ اسرائیل کامیاب ہو گیا کیونکہ مسلمانوں کی مسجدیں بننے لگ گئی ہیں۔" فرمایا۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں کیا برجستہ لفظ خدا تعالےٰ نے رکھا ہے۔

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا (الجمعہ آیت: ۶)

پھر فرمایا:۔

"ایک دلچسپ واقعہ وہاڑی کے امیر صاحب نے بیان فرمایا ہے کہ وہاں کوئی پانچ مولوی ایسے تھے جنہوں نے یہ اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں۔ بہت سے دوسرے علماء نے ان پر باقاعدہ عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے کہ ان مولویوں نے حضرت عیسیٰ کی وفات کا اعلان کر کے ہماری دلآزاری کی ہے۔ یعنی جو ان کے نزدیک فوت نہیں ہوا، اس کی موت کا ان کو صدمہ پہنچایا ہے۔ حالانکہ دلآزاری تو ان بیچاروں کی ہوئی تھی جن کو آج پتہ لگا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ان بیچاروں کو رونا چاہیئے تھا۔ اب باقاعدہ ایف۔ آئی۔ آر (F.I.R) درج ہو گئی ہے اور ضمانت قبل از گرفتاری بھی ہو گئی ہے۔ ان کا (امیر صاحب وہاڑی۔ ناقل) خیال ہے کہ قبل از گرفتاری نہیں بلکہ گرفتار کچھ رہ چکے ہیں اس کے بعد ضمانت ہوئی ہے۔ بڑا دلچسپ مقدمہ ہے۔ دیکھیں کہاں تک بات پہنچتی ہے۔

ع بات چل نکلی ہے اب دیکھیں کہاں تک پہنچے"

ایک اور دوست کھڑے ہوئے تو حضور نے دریافت کیا کہ کیا آپ امیر ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ میں ان کی طرف سے نمائندہ ہوں۔ تو فرمایا۔ "ٹھیک ہے۔ آپ کہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے اپنے تبلیغی تجربات کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا:۔

"آپ اپنے ان غیر از جماعت دوستوں میں یہ اعلان کر دیں جو آپ کی تبلیغ کو برا مناتے ہیں کہ میں کفارہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ جتنی میں نے تبلیغ کی ہے آپ کے مولوی آکر مجھے تبلیغ کریں میری طرف سے دعوت ہے کہ اس کے علاوہ بھی جو دوست مجھے تبلیغ کرنا چاہیں وہ مجھ سے وقت لیں اور مجھے تبلیغ کریں۔ تاکہ بدلا اتر جائے۔ یہی وہ بات ہے جس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ کونے کا پتھر ہوگا جس پر گرے گا اسکو چکنا چور کر دے گا جو اس پر گرے گا وہ چکنا چور ہو جائے گا۔ اب وہ احمدیوں کی تبلیغ کس طرح بند کر سکتے ہیں۔ اگر احمدیوں کو تبلیغ کریں گے تو خود انکو تبلیغ ہو جائے گی۔ آپ اپنے دوستوں کو کہیں کہ جو مجھے تبلیغ کرنا چاہیں میں حاضر ہوں۔ مجھے افسوس ہوا ہے کہ میری تبلیغ سے آپ کی دلآزاری ہوگئی ہے اب آپ شوق سے اپنا انتقام لیں اور مجھے تبلیغ کریں تاکہ تھوڑا سا بدلہ اتر جائے۔"

حضرت مولوی عبدالستار صاحب افغان کا روحانی مقام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی نظر میں

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

حضرت مولوی عبدالستار صاحب المعروف بزرگ صاحب رضی جن کا ذکر مبارک سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء / اخاء ۱۳۶۱ ہش کی مجلس ارشاد میں فرمایا ہے۔ حضرت اقدس (علیہ الف الف برکۃ) کے قدیم صحابی اور حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رحمہ اللہ کے شاگردان خاص میں سے تھے۔ آپ نے سب سے پہلے ۱۸۹۷ء میں قادیان کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت شہید مرحوم اکتوبر یا نومبر ۱۹۰۲ء میں قادیان تشریف لائے اور آخر جنوری ۱۹۰۳ء میں عازم کابل ہوئے۔ اس مبارک سفر میں حضرت مولوی صاحب بھی شہید مرحوم کے ساتھ تھے۔ ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے جام شہادت نوش فرمایا۔

بنار کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اس سانحہ دلگداز کے ایک عرصہ بعد ۱۹۰۴ء میں حضرت مولوی عبدالستار صاحب مستقل طور پر قادیان میں ہجرت کر کے آگئے اور عمر بھر مہمانخانہ کی ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں نہایت صبر و شکر کے ساتھ فقیرانہ اور زاہدانہ زندگی بسر کی۔ عبادات کی کثرت اور کمزوری صحت کے باعث آپ منحنی اور کمزور رہتے تھے۔ مگر جب بھی کوئی ایسا واقعہ ہوا جس میں غیروں سے مقابلہ کی ضرورت پیش آئی وہ باوجود کمزوری کے جوانوں کی طرح وہاں پہنچ جاتے اور جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا قادیان کے پٹھانوں کے لئے ان کا وجود نعمت غیر مترقبہ تھا۔ افغانستان سے آنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت کا آپ ہمیشہ ہی ذاتی انتظام فرماتے تھے۔ خدا نے انہیں توکل کی لازوال دولت سے بھی نوازا تھا اور آپ بہت سیر چشم واقع ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی ذاتی ضروریات کے لئے زندگی بھر ایک بار بھی حضرت مصلح موعود کی خدمت میں کوئی عرضداشت نہیں کی۔

آپ ایسے صاحب کشف و الہام بزرگ تھے کہ سلسلہ میں "بزرگ صاحب" ہی کے نام سے یاد کئے جاتے تھے اور روحانیت اور توکل کے اتنے بلند مقام پر فائز تھے کہ اللہ تعالیٰ الہام کے ذریعہ آپ کی نصرت و اعانت کے غیبی سامان فرما دیتا تھا۔

حضرت مولوی عبدالستار صاحب افغان طویل علالت کے بعد ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ۸½ بجے صبح انتقال فرما گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔ حضرت مصلح موعود نے بڑے مجمع کے ساتھ باغ میں آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ تک نعش کو کندھا دیا۔ چہرہ دیکھ کر حضور واپس تشریف لے آئے۔ واپسی پر حضرت مولوی صاحب مرحوم کی نسبت فرمایا کہ آپ کو غصہ کے وقت اپنے نفس پر بہت قابو حاصل تھا بلکہ اس خصوصیت میں آپ حضرت صاحبزادہ صاحب سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ان کے روحانی تعلق کا ثبوت ہے کہ جب تک میں ڈلہوزی سے واپس نہیں آیا ان کی وفات نہیں ہوئی۔ پھر ذکر فرمایا کہ ڈلہوزی میں بذریعہ رؤیا بتایا گیا کہ قادیان میں ایک ایسے شخص کی وفات ہوئی ہے جس سے زمین و آسمان ہل گئے ہیں۔"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۳ و ۴ نومبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۸)

چند ایام بعد حضرت مصلح موعود نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو مسجد اقصیٰ کے منبر پر ایک پُر معارف اور روح پرور خطبہ بھی حضرت مولوی صاحب کی نسبت ارشاد فرمایا اور اس میں اپنے ذاتی مشاہدات و تجربات کی بناء پر آپ کے روحانی مقام پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

اس تاریخی خطبہ کے چند اقتباسات بطور نمونہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:

"مولوی عبدالستار صاحب افغان ... سید عبداللطیف صاحب شہید کے شاگرد تھے اور ان کے ساتھ ہی سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس قسم کا ایمان اور اخلاص عطا کیا تھا جو بہت ہی کم لوگوں کو میسر آتا ہے۔ مجھے بچپن سے ہی جب وہ قادیان آئے ان سے انس رہا ہے اور میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خاص موقعوں پر انہیں دعا کے لئے کہہ دیتے تھے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بعض دفعہ دوسروں کو دعا کے لئے کہہ دیتے اور جیسا کہ ہر مومن دوسرے مومن کو اپنے لئے دعا کی تحریک کرتا ہے ..... مولوی عبدالستار صاحب کے متعلق ایک تجربہ ہے جس کا میرے قلب پر آج تک اثر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقام عطا فرمایا تھا کہ وہ صحیح الہام پاتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب میں نے دیکھا کہ جماعت میں تبلیغ کا پہلو نہایت کمزور ہو رہا ہے تو اس وقت میں نے تجویز کی کہ ہم ایک ایسی جماعت بنائیں جس کا فرض ہو کہ وہ دنیا میں تبلیغ کرے۔ میں نے اس تجویز کا علم اس وقت تک کسی کو نہ دیا یہاں تک کہ اپنے گھر سے دوستوں سے بھی اس کا ذکر نہ کیا تھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے صرف میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کر دیا تھا۔ لیکن بہت ممکن ہے میں نے ان سے بھی ذکر نہ کیا ہو کیونکہ مجھ پر اثر یہی ہے کہ میں نے ابھی اس تجویز کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے بعضوں کو استخارہ کے لئے اور بعضوں کو دعا کے لئے کہا جنہیں مجملاً بتا دیا کہ کوئی دینی بات ہے اس کے لئے دعا کریں اس سے زیادہ میں نے کسی کے سامنے وضاحت نہ کی۔ مولوی عبدالستار صاحب افغان کو بھی میں نے لکھا کہ میرے دل میں ایک مقصد ہے آپ اس کے لئے دعا کریں اور اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ معلوم ہو تو اس سے مجھے مطلع کر دیں۔ دو تین دن کے بعد انہوں نے مجھے جواب دیا اگرچہ میں نے انہیں کچھ نہیں بتایا تھا کہ میرے دل میں کیا مقصد ہے آیا وہ میرا ذاتی کام ہے یا دینی اگر دینی کام ہے تو کیا لیکن جواب میں اول انہوں نے مختلف الہامات لکھے جو سارے کے سارے تبلیغ کے متعلق تھے اور پھر ایک رویا لکھی کہ ایک میدان میں تمام لوگ کھڑے ہیں اور میں انہیں کہتا ہوں کہ دنیا میں تبلیغ کرو مفتی محمد صادق صاحب بھی وہیں ہیں پھر لکھا کہ آپ نے یہ کہنے کے بعد مفتی صاحب کو کسی پہاڑی سرد علاقہ میں تبلیغ کے لئے بھیج دیا۔ گویا تبلیغ کا جو نقشہ میرے ذہن میں تھا وہ خدا تعالیٰ نے سارے کا سارا ان کو بتا دیا۔"

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۷)

"میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں سے کئی لوگ ایسے ہیں جو الہام کو اپنی شہرت کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں ٹھوکر لگ جاتی

ہے مگر مولوی عبدالستار صاحب کو کثرت سے الہامات ہوتے تھے باوجود اس کے انہوں نے کبھی الہامات کو اپنی بڑائی کا ذریعہ نہ بنایا خلافت کی اطاعت اور سلسلہ کے نظام کا احترام ان کے اندر پورے طور پر پایا جاتا تھا اور وہ اپنے آپکو ہمیشہ سلسلہ کا جزو سمجھتے تھے .... میں نے الہام کے بارے میں جس قدر اپنی جماعت کے اشخاص دیکھے ہیں۔ ان میں سے میں نے انہیں زیادہ ثابت قدم، غیر متزلزل اور مضبوط دیکھا۔"

"میں تاریخ میں جماعت کے ایک نیک اور اچھے شخص کے نمونہ کو قائم رکھنے کے لئے یہ خطبہ کہہ رہا ہوں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کا اتنا خیال تھا کہ جن چند لوگوں کو آپ نے امام الصلوٰۃ کے طور پر مقرر کیا ہوا تھا، ان میں سے ایک آپ بھی تھے

غرض جہاں میں چاہتا ہوں کہ تاریخ میں ان مخلص اور خدا رسیدہ لوگوں کے نام رہ جائیں وہاں میں نوجوان احمدیوں اور نئے احمدی بننے والوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اسی قسم کا اخلاص اور ایمان پیدا کریں اور انہیں اللہ تعالےٰ پر ایسا یقین، معرفت اور توکل حاصل ہو کہ اللہ تعالےٰ ان سے براہ راست ہمکلام ہو۔ اور وہ اس مقام پر کھڑے ہوں کہ ان کی وفات آسمان اور زمین کو ہلا دینے کا موجب ہو جائے ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے کہ الہام کو انسان الہام کی خواہش کے ماتحت طلب نہ کرے۔"

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۸)

بچوں کی نگرانی کی جائے کہ وہ مساجد میں شور نہ کریں

حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یورپ کے لوگوں نے اس گُر کو خوب سمجھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر ہم اولاد کی تربیت اور اخلاق کی نگرانی نہ کریں گے تو ہماری قومی زندگی اور قومی ترقی بحال نہیں رہ سکتی۔ ان کے چھوٹے بچے ماؤں کے ساتھ گرجوں میں جاتے ہیں لیکن کیا مجال کہ وہ وہاں اونچی آواز نکالیں۔ عبادت گاہوں کا ایسا احترام ان کے دلوں میں بٹھایا ہوتا ہے کہ وہ ذرا شور وغل نہیں کرتے اور اگر کوئی بچہ شور کرے تو ماں باپ فوراً اسے وہاں سے لے جاتے اور اس طرح تنبیہ کرتے ہیں کہ پھر وہ شور نہ کرے مگر یہاں کئی لوگ ہیں جو بچوں کو مسجدوں میں لے آتے ہیں اور بچے دوران نماز شور مچاتے رہتے ہیں ..... اگر بچپن میں ان کے دل میں مقامات مقدسہ کا احترام نہیں اور وہ ایسے مقامات پر شور اور شر کرتے ہیں اور ماں باپ ان کو ایسی حرکت سے نہیں روکتے تو وہ اس بات کے لیے ان کو تیار کر رہے ہیں کہ بڑے ہو کر دینی امور میں وہ تمسخر اور استہزاء سے کام لیں اور ان کے دلوں میں شعائر دین کی کچھ عزت و وقعت نہ رہے۔ پس میں آپ کو اس قسم کی تربیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ (خطبات محمود جلد نمبر ۲ صفحہ ۸۷-۸۹)

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

اطفال الاحمدیہ ربوہ توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب تر آ رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں ربوہ کے ماحول کو پاک صاف رکھنا ہمارا اہم ترین فریضہ ہے۔ آپ سب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے گھروں اور ان کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں اور گلیوں اور راستوں پر کوڑا کرکٹ پھینکنے کی بجائے مناسب جگہ گڑھا کھود کر دبا دیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلام کی اصل ترقی ذکرِ الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی

(ارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعود مرزا بشیر الدین محمود احمد)

قرآن مجید میں پیدائش انسانی کا اصل مقصود عبادت الٰہی بیان کیا گیا ہے۔ اور ذکر الٰہی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ذکر الٰہی اور عبادت کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ذیل میں حضرت المصلح الموعود کا ایک ارشاد درج کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ زمانہ محمدیؐ کے لوگوں سے کہتا ہے فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ تم کو چاہیئے کہ تم عبادتوں میں اپنا وقت لگاؤ اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالو۔ یہی کام احمدیوں کا ہے مگر افسوس ہے کہ احمدیوں نے اب تک اس مقام کو نہیں پایا۔ کتنے احمدی ہیں جو اس معیار پر پورے اترتے ہیں بے شک دوسروں سے زیادہ چندہ دینے والے احمدی موجود ہیں مگر چندہ سے تو دین نہیں پھیلتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ دین کی ترقی تو نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہوتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ذکر الٰہی اور عبادت کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ فرض نمازیں بے شک وہ دوسروں سے زیادہ ادا کرتے ہیں مگر ذکر الٰہی کرنا۔ مساجد میں بیٹھنا۔ راتوں کو اٹھ کر تہجد ادا کرنا۔ اعتکاف کرنا۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ اور جو نفس کی اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ہماری جماعت کی توجہ انکی طرف بہت کم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں اُن میں بھی آتا ہے کہ الٰہی تیرے لئے اعتکاف کرنیوالے لوگ اور تیری عبادت میں اپنا وقت گذارنے والے لوگ میری اولاد میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ احمدیوں کو اس طرف بہت کم توجہ ہے حالانکہ جب تک ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو انسان کا نفس کبھی جلا نہیں پاتا۔ جلاءِ نفس ہمیشہ ذکر الٰہی سے ہوتا ہے۔ نمازوں کے متعلق بھی میں دیکھتا ہوں کہ اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی کہ نمازیں آہستگی سے پڑھیں۔ لوگ سنتیں جلدی جلدی ختم کرکے مسجد سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں ..... امام کے ساتھ تو آہستہ نماز پڑھنے پر لوگ مجبور ہوتے ہیں ورنہ اگر ان کا بس چلے تو امام رکوع میں ہی ہو اور وہ سلام پھیر کر چلے جائیں۔ لیکن جب فرض نماز ختم ہوتی ہے اور سنتیں پڑھنے کا وقت آتا ہے تو جھٹاپٹ ایک دوڑ شروع ہو جاتی ہے جو نہایت نامناسب اور اسلامی تعلیم کے خلاف حرکت ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر نمازیں پڑھا کریں اور اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کریں اور دوسرے مسلمانوں سے بھی انہیں یہی کہنا چاہیئے کہ وہ عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیں کیونکہ اسلام اسلام کی اصل ترقی ذکر الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی"

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم (سورۃ القریش) صفحہ ۲۴۵ - ۲۴۶)

ادائیگی زکوٰۃ سے اموال میں کمی واقع نہیں ہوتی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں گے تو اس سے ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (روم: ۴۰)

یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دیں گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سبا: ۳۹)

یعنی جو بھی تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلہ میں اور دے گا اور وہ سب سے اچھا بدلہ دینے والا ہے۔

پس جماعت کے صاحب نصاب احباب وخواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشت قلبی کیساتھ ادا کرکے اپنے اموال کو بابرکت بنائیں۔

(ناظر بیت المال انجمن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "انصار اللہ" ـــ قارئین کی نظر میں

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف فرماتے ہیں۔

"مجھے آپ کا ماہنامہ رسالہ "انصار اللہ" باقاعدگی سے ملتا رہتا ہے اور میں اسے بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اس کے مضامین سے کما حقہ، فائدہ اٹھاتا ہوں۔"

محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب فرماتے ہیں۔

"خاکسار رسالہ "انصار اللہ" ہمیشہ پڑھتا ہے ماشاء اللہ بہت دلچسپ اور ایمان افروز مضامین پر مشتمل ہوتا ہے شروع سے آخر تک پڑھنے کے قابل ہوتا ہے۔ ماہ ستمبر کے رسالہ میں بھی بڑے اچھے اچھے مضمون ہیں کسی ایک کو بھی چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ آپ (ایڈیٹر صاحب انصار اللہ) کو جزائے خیر دے اور اس رسالہ کو اور زیادہ مفید بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ اس قابل ہے کہ احباب جماعت اسکی خریداری بڑھائیں"

جو دوست ابھی تک اس رسالہ کے خریدار نہیں ہیں وہ فوری طور پر اس کی خریداری قبول فرمائیں سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے۔ (منیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس کے کام کی نگرانی نظامت ضلع اور مرکز کے ذمہ ہے۔ مجالس کی کارکردگی کا علم مرکز کو ہونا ضروری ہے اس مقصد کے لئے ماہانہ رپورٹ کارگزاری کا طریق رکھا گیا ہے مجالس اپنے کام کی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں خواہ کام تھوڑا ہو یا زیادہ۔ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ہر مجلس کی رپورٹ مرکز کو مل جانی چاہیئے تا مرکز کی طرف سے بروقت مجالس کی راہنمائی اور نگرانی کا کام ہو سکے۔ براہ کرم زعماء کرام ماہ رواں کی رپورٹ بروقت بھجوائیں اور آئندہ پابندی فرما دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مذاکرہ علمیہ

ارشادِ خداوندی ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ

کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد (کراچی) نے شعبہ اصلاح وارشاد کے تحت ۱۲ نومبر کو مکرم رانا بشارت احمد صاحب بھٹی آف دستگیر کراچی کے مکان پر ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جو تقریباً سوا دو گھنٹے جاری رہی۔ اس مجلس میں ۹ غیر از جماعت بھی شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس مذاکرہ میں محترم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال کراچی اور محترم سید عبدالسلام صاحب معلم نے غیر از جماعت احباب کے مختلف سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

تمام غیر از جماعت احباب سے گفتگو پوری سنجیدگی اور توجہ سے سنی اور مناسب سوال بھی کئے۔ اس موقع پر پانچ افراد نے جلسہ سالانہ ربوہ پر جانے کے خیال کا اظہار کیا۔ معزز میزبان نے تمام احباب کی تواضع چائے وغیرہ سے کی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

احباب کرام دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں احسن رنگ میں اصلاح وارشاد کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مقصود احمد ناظم اصلاح وارشاد۔ مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد۔ کراچی)

شکریہ احباب

میرے والد چوہدری قدرت اللہ انبالوی آف سمندری حال ۱۱/۶ محلہ دارالنصر غربی ربوہ سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ۴ نومبر کو نماز مغرب ادا کرتے ہوئے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

اس موقعہ پر بہت سے دوست اور عزیز و اقارب خاکسار کے مکان واقع دارالنصر غربی پر تشریف لائے اور میرے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ بعض دوستوں اور عزیز و اقارب نے تعزیت کے خطوط لکھے اور جماعت احمدیہ سمندری کی تعزیتی قرارداد موصول ہوئی میں اخبار الفضل کے ذریعہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے نیز احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور انہیں مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے مجھے اور میرے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

(ماسٹر اقبال احمد ۱۱/۶ محلہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ)

تقریب شادی

پسرم عزیزم محمد انور قمر کی تقریب شادی ۶ نومبر کو عمل میں آئی۔ بارات ۷ نومبر کو علی الصبح اوچ شریف ضلع بہاولپور سے جمال والا کھا کھی ضلع ملتان پہنچی، دس بجے کے قریب مکرم قریشی محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ نے عزیزہ کے نکاح ہمراہ عزیزہ نسیم اختر بنت مکرم ملک غلام محمد صاحب مرحوم کا اعلان بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ کیا۔ شام کو بارات واپس اوچ شریف پہنچی۔ اگلے دن یعنی ۷ نومبر کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مقامی جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(حکیم محمد افضل فاروق جماعت احمدیہ اوچ شریف ضلع بہاولپور)

برائے توجہ خصوصی سیکرٹریان ناصرات

وقف جدید کے سال ۱۹۸۲ء ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے تمام سیکرٹریان اپنی ناصرات کے چندہ وقف جدید کا بجٹ پورا کریں اور مجموعی طور پر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں۔ چندہ ادا کرتے وقت شعبہ ناصرات لکھنا نہ بھولیں۔ جن مجالس نے اب تک چندہ نہیں دیا۔ وہ یکمشت ادا کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بجٹ پر نظر ثانی کریں

مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں چندہ ممبری کے متعلق ہونے والے فیصلہ پر "کہ ہر سروس کرنے والی بہن ایک روپیہ فی صد آمد پر ادا کرے" کے مطابق اپنا نئے سال کا بجٹ دوبارہ اپنی لجنہ کی ممبرات کا جائزہ لے کر تیار کر کے دفتر لجنہ مرکزیہ میں جلد بھجوائیں اس طرح اجتماع کا چندہ دو روپے (۲) سالانہ پر بجٹ بنائیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

• مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ابن ڈاکٹر غلام قادر صاحب مرحوم آف چھوٹر چک ۱۱۱ ضلع شیخوپورہ ایک طویل علالت کے بعد ۱۲ نومبر کو صبح چار بجے فوت ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے باوجود ایک طویل علالت کے حسب توفیق سب مالی تحریکات میں حصہ لیتے رہے چند یوم قبل میری تحریک پر انصار اللہ مرکزیہ کے گیسٹ ہاؤس کی توسیع میں اپنا وعدہ تحریر کروایا۔ جب تک صحت اچھی رہی باقاعدہ نمازوں میں شامل ہوتے رہے اور جہاں بھی رہے نہایت دیانتداری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو سرانجام دیتے رہے ہیں۔ بیماری میں بڑی تکلیف اٹھائی مگر صبر اور حوصلہ کے ساتھ وقت بسر کیا۔ کبھی حرف شکایت زبان پر نہیں آیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے قرب میں جگہ دے اُن کے درجات کو بلند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی بیوہ اور اولاد کا حافظ و ناصر ہو آمین

(محمد ابراہیم شاد۔ زعیم انصار اللہ چھوٹر چک ۱۱۱ ضلع شیخوپورہ)

درخواست ہائے دعا

• ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری محمد خاں صاحب ولد گھیبے خاں صاحب قریباً تین ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بچے کم سن ہیں۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی اور ان کی جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ مالو کے بھگت ڈاکخانہ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ)

• میرا لڑکا عبید اللہ ایک مقدمہ میں گرفتار ہے۔ سپریم کورٹ پاکستان میں اپیل دائر ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے معجزانہ طور پر بری فرمائے۔

(الطاف حسین راجپوت بھٹی حال مقیم مسجد احمدیہ بیرون موہل موڑ لاہور)

مخلصین جماعت کی فدائیت اور ایثار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سپین کی مسجد کے افتتاح کی مبارک تقریب پر خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"پھر ایسے نظارے بھی دیکھے اخلاص کے اور محبت کے کہ جب کوئی تحریک کرتے تھے تو وہ جن پر سب سے زیادہ بوجھ تھا وہ سب سے آگے بڑھ کر اپنی جان و مال پیش کرتے تھے اور بیقرار تھے کہ کسی طرح ہماری قربانیوں کو قبول کیا جائے وہی ہیں احمدیت کی اصل روح وہی ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ وہی ہیں جن کی تمنائیں خدا کے حضور بپایۂ قبولیت جگہ پاتی ہیں۔ انہی کے برتے پر آج احمدیت کی کشتی جاری ہے انہی کے سر پر یہ قافلہ سفر اختیار کر رہا ہے اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔ ایسے دوست مجھ سے پوچھتے تھے کہ بتاؤ ہم کیا پیش کریں۔ کس طرح پیش کریں اور کیا چاہیئے سلسلے کے لئے۔ میں ان سے کہتا تھا ابھی نہیں"

(بحوالہ الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء) ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین و ناظمین اطفال

۲۰ تا ۳۰ نومبر عشرہ وقفِ جدید دفتر اطفال انتہائی دعاؤں اور کوششوں سے کامیاب بنا کر مرکز کو مطلع فرمائیں

سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

ترجمانوں کی ضرورت

" جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر غیر ملکی سامعین کے لئے انگریزی اور انڈونیشین زبانوں میں تقاریر کی ترجمانی کی غرض سے ایسے احباب کی ضرورت ہے جو ان زبانوں کے ماہر ہوں اور سلسلہ کی یہ خدمت کر سکتے ہوں۔ براہ مہربانی ایسے دوست اپنے اسماء اور کوائف سے نظارت ہذا کو ۳۰ نومبر تک مطلع فرمائیں تاکہ ان سے انفرادی رابطہ قائم کیا جا سکے۔

خواتین کے جلسہ میں ترجمانی کے لئے ہمیں اہل علم بہنوں کی خدمات کی بھی ضرورت ہے۔ ایسی بہنیں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو اپنے کوائف سے مطلع فرمائیں "

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

منتظمین اطفال متوجہ ہوں

۱۔ ہر ماہ اطفال کا زیادہ سے زیادہ کُلُّوا جَمِیْعًا کرائیں۔ رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

۲۔ مورخہ ۱، ۲، ۳ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ کو پہلی سہ ماہی کا ٹورنامنٹ منعقد کرائیں اور رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

۳۔ اطفال کا طبی معائنہ کروا کر رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

(سیکرٹری صحت جسمانی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

کیپٹن مطلوب الحسن صاحب نوری مرحوم وصیت ۲۲۸۱۹ جو ایک حادثہ میں وفات پا گئے تھے ان کے والد مکرم منظور الحسن صاحب نوری (میجر ریٹائرڈ) یا مرحوم کے دوسرے ورثاء کا ایڈریس دفتر ہذا کو مطلوب ہے۔ مکرم منظور الحسن صاحب نوری اگر خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ یا کسی دوسرے دوست کو ان کا یا ان کے کسی وارث کا اگر علم ہو تو براہ کرم ان کے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیاں صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

۲۰ سے ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء

انصار عشرہ اصلاح وارشاد مرکزی ہدایات کے مطابق جوش و خروش سے منائیں۔ اور نئے دیہات کی طرف خاص توجہ دیں۔ ناظمین اور زعماء نگرانی فرمائیں اور تفصیلی رپورٹ بھجوائیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد)

ضرورتِ نقیب

مردان میں جماعت احمدیہ کو ایک تجربہ کار اور مخلص نقیب کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنے اپنے امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھجوائیں رہائش کا انتظام صرف ایک فرد کے لئے ہوگا اور تنخواہ درخواستیں آنے پر طے کی جائے گی۔

مولوی آدم خان (امیر جماعت احمدیہ ضلع مردان)
مکان نمبر ۱۳۲ خلہ رستم نیل۔ ڈیلے غزبلا (مردان)

قائدین و ناظمین اطفال سے التماس

مجالس اطفال الاحمدیہ ۲۰ نومبر سے ۳۰ نومبر تک عشرہ وقفِ جدید دفتر اطفال منا کر مرکز کے دیئے ہوئے ٹارگٹ کے صد فیصد حصول کی کوشش فرمائیں اور رپورٹ سے مرکز کو آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کے سلسلہ میں رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عبدالحمید صاحب۔ یو ایس اے	۴۷۰	روپے
" محمد اسماعیل صاحب بقاپوری کراچی	۵۰	"
" منیر احمد خان صاحب کراچی	۲۰	"
" محترمہ زکیہ عارف صاحبہ راولپنڈی۔	۱۰	"
" مرزا محمد یوسف صاحب ربوہ۔	۱۰	"
بیگم ملک بلال الدین صاحب ربوہ	۵	"

منیجر الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہو الناصر

فضل خدا کا سایہ ہمیشہ ہمیشہ

۱۰ دن روزے مبارک ہر شب بخیر گزرے (آمین)

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان

الکریم جیولرز

(ائیر کنڈیشنڈ)

بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائیٹرز۔ میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر امید واحد جگہ

دواخانہ حکیم نظام جان

زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون: ۲۳۶۹۷

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

حکیم انوار احمد جان

جانشین و فرزند حکیم نظام جان جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لیے تا ۳۰ نبوت ۱۳۶۲ ہش / ۳۰ نومبر ۱۹۸۳ء مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہونگے۔

۱۔ شیخ محمد احمد صاحب
۲۔ مرزا مبارک احمد صاحب
۳۔ حافظ مظفر احمد صاحب
۴۔ محمد شفیع اشرف صاحب
۵۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب
۶۔ سلطان محمود صاحب انور
۷۔ مرزا خورشید احمد صاحب
۸۔ مرزا عبدالحق صاحب
۹۔ مولوی عبدالمالک خانصاحب
۱۰۔ ملک مبارک احمد صاحب
۱۱۔ میاں عبدالسمیع صاحب نون
۱۲۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۱۳۔ مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب
۱۴۔ مرزا انس احمد صاحب
۱۵۔ شیخ مظفر احمد صاحب
۱۶۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۷۔ مرزا نصیر احمد صاحب
۱۸۔ مجیب الرحمٰن صاحب
۱۹۔ نسیم سیفی صاحب
۲۰۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب
۲۱۔ مولوی محمد صدیق صاحب
۲۲۔ حمید نصر اللہ صاحب
۲۳۔ مرزا منظور احمد صاحب پشاور

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رکن ہونگے۔

۱۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ ۲۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب۔ ۳۔ سید منیر الحصنی صاحب دمشق۔ ۴۔ عبدالوہاب صاحب مغربی افریقہ۔ ۵۔ مظفر احمد صاحب ظفر امریکہ۔ ۶۔ زکریا کنزیٹو صاحب مشرقی افریقہ۔

اس مجلس کے صدر شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ نائب صدر مرزا مبارک احمد صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہونگے۔ ان کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لیے میرے پاس سفارش کرے۔

دستخط خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع
۱۱/۸۲

ضروری اعلان

۱۔ جو احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں عارضی دوکانیں لگانے کے خواہشمند ہوں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ دوکان کی نوعیت اور جسقدر جگہ ان کو درکار ہو اس سے خاکسار کو ۸ دسمبر ۱۹۸۲ء تک مطلع فرمادیں۔ درخواست میں اپنا نام پتہ وغیرہ ضرور تحریر کریں۔

۲۔ جن احباب کے ربوہ میں ذاتی پلاٹس ہیں اور وہ خود یا کسی اور کو پلاٹس جلسہ پر دوکان کے لیے دینا چاہتے ہیں وہ بھی پلاٹ دینے سے پہلے ناظم بازار جلسہ سالانہ سے اجازت لے اور بعد میں چار دیواری بنا کر کام کرے۔

(مبارک احمد طاہر ——— ناظم بازار جلسہ سالانہ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

● اخویم مکرم میجر محمد افضل طفیل صاحب کی خوشدامن صاحبہ (بیگم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ آف ساہیوال) گذشتہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ محمد شفیع اشرف
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

● میرا بیٹا عزیزم عبدالرفیق آصف دو تین ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ آجکل ریڑھ کی ہڈی میں سخت درد ہو رہی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ الٹیاں بھی بہت شدت سے آرہی ہیں۔ احباب کرام سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ میرے بیٹے کے لیے دعا فرمائیں۔
(احمد دین محلہ دارالرحمت ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد کردہ "سالانہ مقابلہ مضمون نویسی" کے لئے یہ عنوان مقرر ہوا ہے
"سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ"
یہ مقالہ دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔ مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم جولائی ۱۹۸۳ء ہے۔
تمام اطفال و ناصرات سے گذارش ہے کہ اس مقابلہ میں حصہ لیں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کردیں۔
(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا آپ!
• چندہ عام • حصہ آمد
• چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خوش خبری
آپ کی سہولت کیلئے اپنی نوعیت کا واحد ادارہ
۱۔ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ مثلاً ٹریکٹر ٹرالی، ویگن کار۔ بس وغیرہ
۲۔ نیز عمارتی سامان اینٹ۔ بجری۔ ریت وغیرہ کی ارزاں نرخوں پر فراہمی کا بروقت انتظام۔
۳۔ زمیندار احباب کے لیے ہل کی بکنگ۔
جنرل آرڈر سپلائرز
کنسٹرکٹرز اینڈ جنرل بزنس
چوک یادگار عقب دارالضیافت ربوہ

فوری ضرورت
مختلف شعبوں مثلاً سٹور، مارکیٹنگ کلیریکل سٹاف۔ پیکنگ اسٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پرکشش تنخواہ — تیز رفتار ترقی
مینیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

احمد موٹرز فون ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز
• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام • گاڑیوں کی اطمینان بخش اوورہالنگ • ڈنٹنگ • پینٹنگ الیکٹرک • ویل بیلنسنگ • ویل الائنمنٹ کے لئے رجوع فرمائیں۔
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے۔

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ فون: ۶۳۸
۷۱ سوئیٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ — چوک دانہ ریکا ضلع سیالکوٹ